سودی نظام کے حق میں حکومتی چارہ جوئی

شرم ناک، افسوس ناک، اور ملکی تاریخ کا سب سے بڑا المیہ

پاکستانی معیشت کی روز افزوں ابتری کی سب سے بڑی وجہ یقیناً سودی نظام ہے۔ اس ملک کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ مٹھی بھر سرمایہ داروں نے روزِ اوّل سے ملکی صنعت وتجارت میں اپنی اجارہ داریاں قائم کرلیں، اِن سے نجات کی کوئی صورت آج تک نہیں بن پڑی۔ ہماری معیشت، ایک ''یرغمال معیشت'' ہے، جسے ابن الوقت سیاست دانوں نے، سرمایہ دارانہ معیشت کے عالمی یہودی منصوبے کا کل پرزہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ معیشت واخلاق سے ملکی سیاست تک، زندگی کا ہر شعبہ، مجنونانہ مفاد پرستی کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے۔ قرآنی فیصلوں، شرعی ہدایات اور عدالتی احکامات سے روگردانی اور سرتابی کے نئے نئے راستے اپنائے جاتے رہے ہیں۔

سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ کے تاریخی فیصلے کے خلاف، حالیہ حکومتی چارہ جوئی، تاویل بازی اور ڈھٹائی کا نہایت شرم ناک اور انتہائی افسوس ناک مظاہرہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اپنے طور پر یہ طے کرچکی ہے کہ ملکی معیشت کو سودی بنیادوں پر ہی چلایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قانونی موشگافیوں اور مفروضہ زاویوں کا رونا رونے کے سوا، حکومت کسی بھی عملی اقدام پر آمادہ نہیں ہے۔ نام نہاد ''نظریہ ضرورت'' کے تحت، حرام کو حلال بنانے والے سب ''حلال خور'' اس وطن کی پچپن (۵۵) سالہ تاریخ کے سب سے بڑے مجرم ہیں۔ بدقسمتی سے موجودہ حکومت کے دور میں، ایسے تمام مجرمین کی قدر افزائی اور حوصلہ افزائی کے اسباب، ہمیشہ سے کہیں بڑھ کر مہیا ہو رہے ہیں۔ یاد رکھیے! اگر عدالت عظمیٰ کے احکامات کو ''نظر ثانی'' کے مکر وحیلہ سے غیر مؤثر بنا کر، سودی معیشت سے نجات کا یہ تاریخی موقع کھو دیا گیا تو یہ ملکی تاریخ کا شاید سب سے بڑا المیہ ہوگا۔